رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے	″	سے
عام خریداران سے	″	۵
″ ″ ″	ششماہی	۳/
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	- - - -	۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
فرقہ جدیدہ کون ہے؟ - - ص۳
لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو - ص۴
جماعت احمدیہ کے اصول - - ص۵
فضائل جمعہ - - - ص۵
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص۹
دیدوں کے مصنف - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶/۲۰

نظم

(از مولوی عبدالقیوم صاحب ساکن چک بھادی ضلع گجرات)

ہر ہفتہ رہتا ہے یہاں موسم بہار کا — آیا کدھر پلٹ کے زمانہ بہار کا
آئے نہ ایک ہفتہ جو اخبار ناگہاں — بار گراں ہو پھر تو برا انتظار کا
پرچہ پڑھا تو قلب کو تسکین ہوگئی — گویا علاج ہے یہ دلِ بے قرار کا
اخبار گر جگر ہے تو دل ہے ابوالوفاء — رہتا ہے مجھ کو فکر جب ہی تار تار کا
رونق فزائے دہر ہے ہر دم جوان ہے — بتیسواں ہے سال گو اس کے شمار کا
اس کے مقابلہ میں اٹھا کر کوئی عدو — دیتا ہے پھر یہ کام وہاں شہسوار کا
یوں لشکر اعدا پہ گرجتا ہے مثلِ شیر — دس بیس کا ہو یا کہ ہو مجمع ہزار کا
میدان مناظرے میں ہے صاحب نشان تو — ملکہ دیا ہے حق نے تجھے اس شکار کا
جو سنتِ احمدؐ پہ ہے عامل بجان و دل — محبوب ہے وہی میرے پروردگار کا
سامان حشر کر تو اے عاصیِ خستہ حال — کیا اعتبار زندگیِ مستعار کا

اسلامی پردہ - جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرکے مخالفین کو جوابات دیئے

انتخاب الاخبار

فسخ نکاح مرزائیاں ریاست بہاول پور میں مذہبی حیثیت سے مقدمہ فسخ نکاح مرزائیاں دائر عدالت تھا۔ اسی اثنا میں مرزائی خاوند بھی مرگیا۔ مسل مکمل تھی۔ اس کے مرنے کے بعد فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ فاضل جج نے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دیا ہے اور فیصلہ میں لکھا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزائیوں کا استنباط قرآن کی کھلی کھلی تحریف ہے۔ اور مرزائی مذہب مسلمانوں کے مذہب کے سراسر مخالف ہے۔ اس لئے اسلامی قانون سے یہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

نوٹ اس مضمون پر مفصل رسالہ قیمت ۱؍ دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔

—— اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا ہے کہ جن اہل حجاز کے خلاف بعض وجوہ کی بنا پر داخلہ وطن کی پابندیاں عائد تھیں اور وہ باہر بھیجے گئے تھے ان پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئی ہیں لہٰذا جو شخص واپس آنا چاہے وہ بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرلے۔

—— امرتسر ۴ فروری سے ۹ تک ہر روز دھوپ نکلتی رہی۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تغیر ہو رہا تھا۔ ۱۰ کو پھر مطلع ابر آلود رہا اور تمام دن سرد ہوا چلنے سے سردی میں کسی قدر اضافہ ہوگیا۔

—— امرتسر چوک کروڑی میں حکیم عبدالحق صاحب قریشی کے مکان کا چند مسلح اشخاص قفل توڑ کر نو سو روپیہ نقد لے گئے اور بازار میں چند دیگر دکانوں کے بھی قفل توڑ کر کچھ نقدی وغیرہ لے گئے مقامی پولیس چوروں کی سراغرسانی میں مصروف تفتیش ہے۔

—— نواب مظفر خان صاحب سر سکندر حیات خان صاحب کی جگہ گورنمنٹ کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— ملتان میں بارش کی وجہ سے ایک مکان گر گیا۔ ۱۶۔ اشخاص اس کے نیچے دب گئے۔ جنہیں سے چار کس ہلاک ہو گئے اور باقی زخمی ہوئے۔

—— بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس، مسٹر جناح سے کانگرس اور ان کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے مسٹر موصوف کے پاس دہلی آرہے ہیں۔

—— ہندوستان اور برطانیہ کے معاہدہ تجارت کے متعلق جو فیصلہ اسمبلی میں ہوا ہے۔ اس کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اس قرارداد کو منظور نہیں کرے گی اور اپنی پالیسی میں کسی قسم کا تغیر نہیں کریگی۔

—— اسمبلی میں مسٹر جناح کی ترامیم جو کمیونل ایوارڈ کو قبول کرلینے اور جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق تھی کثرت آراء کے سبب منظور ہو گئیں۔

آخری اطلاع

جن احباب کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۱ فروری تک دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ناظرین مطلع رہیں۔ اگر وی پی آئے تو اس کو وصول کرلیں۔ واپس کرکے خواہ مخواہ محصول ڈاک کا دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ گاندھی جی کی تحریک اصلاح دیہات کو باغیانہ تحریک سمجھتی ہے گورنمنٹ جس وقت اس سے خطرناک نتائج پیدا ہوتے دیکھے گی تو فوراً اس تحریک کو بند کردیگی۔ اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو گاندھی جی اور اس تحریک کے چلانے والے گرفتار کرے گی۔

انعام کا شکریہ ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب ساکن کنڈریہ نے از راہ عنایت جو ایک روپیہ بطور انعام کے مجھے ارسال فرمایا ہے وہ میں نے وصول کرلیا ہے۔ آپ کی اس ذرہ نوازی کا بیحد ممنون ہوں اور آئندہ بھی خلوص دل سے منبر اہلحدیث کی کتابت کیا کرونگا۔ (کاتب اہلحدیث)

مرزائیوں سے مناظرہ قصبہ دیرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کیلئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا چنانچہ ایک جلسہ کرکے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریباً دو گھنٹے صدق وکذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں وہ بہت ذلیل ورسوا ہوئے۔ اور تمام لوگوں پر ان کی اصلیت کھل گئی۔ الحمد للہ!

(خادم محمد عبداللہ معمار امرتسری)

اصلاح اہلحدیث ۸ فروری ۳۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں نیچے سے تیسری سطر میں ان کنتم تحملون غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح تعلمون ہے۔

مضامین آمدہ پنڈت آتمانندجی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ عبدالرحیم۔ غلام احمد۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث پٹیالہ۔ بابو عبدالکریم۔ عبدالوحید عبدالجبار محمد ابو القاسم۔ محمد امین۔ محمد جانباز خان۔

غیر مقبولہ مسلمانوں کی زبوں حالت۔ نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر قسط چہارم وپنجم۔ حدیثی نزاع۔

مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ منورہ کے لئے از مسٹر محمد اسماعیل بی۔ اے (علیگ) کراچی ۵

اہل حدیث کانفرنس ڈاکٹر برکت علی ڈار ابادان ۵ مستری عبدالکریم ومستری محمد سعید صاحبان از ابادان ۵

عید آنہ فنڈ جماعت اہل حدیث چیر کنڈا۔ ملن بجوم ۱۲

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۱۲؍ از مولوی عبداللہ صاحب خسرو دبرماں ۸؍۔ مسٹر محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (علیگ) کراچی ۱۲؍۔ جملہ ۲؍۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۱؍ بقایا ۱؍۔ از سائلین عبدالحلیم صاحب سوہ سرائے ۳؍۔ عبداللہ مبارکپور ۳؍۔ عزیز الرحمٰن کیا ذلگا ۳؍۔ عبدالاحد گوپال گنج ۳؍۔ محمد بخش داؤ ۳؍۔ میزان ۱؍۔ مذکورہ سائلین کے نام اخبار "اہلحدیث" ایک ایک سال کے لئے جاری کردیا گیا۔ نمبر سائلین (۱۲) بقایا سائلین بالبقایا فنڈ ۲؍۔ مخیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

تیغ محمدی [illegible] مصنف مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور (۲۹۳) عیسائیت کی تردید میں بے مثل کتاب۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

فتنہ خلق قرآن } وہ شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز مکی اور حکومت وقت کے علما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ - ذیقعد ۱۳۵۳ھ

فرقہ جدیدہ کون ہے؟

بجواب اشتہار میسوری

مضمون بعنوان "بہائی دعویٰ" کا جواب ابھی باقی ہے۔ اس مضمون کو ضروری جان کر پہلے جگہ دی گئی ہے۔ آیندہ ہفتے پہلے اسی کو درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

میسور سے ایک اشتہار بغرض جواب ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں راقم اشتہار نے فرقہ اہل حدیث کو جدید فرقہ بتایا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے فرقے اہل حدیث والو۔ کس خواب غفلت میں پڑے ہو۔ اٹھو جلد اٹھو۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو دیکھو اور غور و فکر سے سوچو۔ اللہ جلشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے کس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ دیکھو سورۃ البقر آیت ۲۰۴ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب کے سب اور مت پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ دشمن ہے تمہارا علانیہ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ انتہی۔

اے اہلحدیث والو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اللہ جل وشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے فرقے اہلحدیث کو اختیار کیا ہے۔ کیا تم کو دین اسلام پسند نہ آیا۔ جو فرقے اہل حدیث کو مذہب بنا لیا۔ افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ آپ کو اللہ و رسول کا حکم پسند نہ آیا۔ اس کے خلاف میں آپ نے ایک نیا فرقہ بنا لیا"۔ (ملخصاً بلفظہ)

اہلحدیث اس اعتراض کا جواب بارہا "اہلحدیث" میں دیا گیا ہے۔ غالباً راقم اشتہار کو معلوم نہیں کہ "فرقہ جدیدہ" اور چیز ہے نام جدید ہونا اور چیز۔ فرقہ کی قدامت اور جدت تو اس کے عقائد اور اعمال پر موقوف ہے۔ جس کے کل عقائد یا اکثر یا کوئی ایک ضروری عقیدہ یا عمل جدید ہے تو وہ فرقہ جدید ہے اگر کل عقائد اور کل اعمال قدیم ہیں تو وہ فرقہ قدیم ہے۔ اگر اس کسوٹی پر پرکھوگے تو سوائے فرقہ اہل حدیث کے کوئی فرقہ قدیم نہیں ہوسکتا۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے یعنی (۱) اللہ کی توحید (۲) سنت کا اتباع۔ نہ ان کا کوئی عقیدہ جدید ہے نہ ان کا کوئی عمل جدید۔ اگر کسی کو دعوےٰ ہو تو بتائیے۔ ہم اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں دکھائیں گے۔

اہل حدیثؔ کے سوا فرقہ شیعہ میں بہت سے عقائد جدید ہیں۔ مثلاً اصحاب ثلاثہؓ کے حق میں اظہار بیزاری جزو ایمان۔ دشنام صحابہ اور تعزیہ داری اکبر اعمال ان کا وجود زمانہ رسالت میں نہ تھا۔ اسی طرح ہمارے قریبی برادران اہل سنت ہیں۔ مسئلہ وجوب تقلید شخصی عقیدہ علم غیب، عقیدہ حاضر و ناظر متعلقہ رسولؐ، رسم مولود، رسم گیارھویں، اور دیگر رسومات جو موجب امتیاز ہیں یہ چیزیں جدیدہ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ فرقے بھی جدید ہیں۔

ان کے بعد امت مسلمہ (اہل قرآن) اور امت قادیانیہ کا درجہ ہے۔ امت مسلمہ وہ فرقہ جدیدہ ہے جس کا اعتقاد ہے کہ سوائے قرآن کے حدیث رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) شرعی دلیل یا وحی الٰہی سے نہیں۔ حالانکہ زمانہ رسالت میں قرآن اور حدیث دونوں کو برابر حکم الٰہی واجب العمل سمجھا جاتا تھا۔ فرقہ قادیانیہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی تو جڑ بنیاد ہی جدید ہے۔ یعنی نبوت مرزا جس کی بابت قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

جو کوئی نبوت مرزا کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ (انوار خلافت)

پس ہم اس دعوے کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں کہ فرقہ اہل حدیث میں کوئی عقیدہ یا کوئی عمل ایسا بتایا جائے جس کا ثبوت زمانہ رسالت میں نہ ہو۔ اگر ہم اس کا ثبوت نہ دے سکیں

تو اس عقیدے اور عمل کو چھوڑ دینگے۔

تعجب اشتہار مذکور میں آیت ادخلوا فی السلم کافۃ دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس آیت پر تو ہمارا بھی ایمان اور عمل ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں اسلام کے سارے احکام مانو۔ نہ کوئی حکم چھوڑو۔ نہ بدعت ایجاد کرو۔

یہ بات کون ملعون کہتا ہے کہ بعض کو مانو بعض کو نہ مانو۔ شائم

اہل حدیث کا مذہب - مصنفہ مولانا ثناءاللہ صاحب - قیمت ۷ (۲۹۵)

ahmadimuslim.de

راقم اشتہار کی نظر السلم پر ہے تو کیا راقم اشتہار اور ان کے رفقاء اپنے آپ کو سلم یا اصحاب السلم کہتے ہیں۔ نہیں غالباً مسلم یا اہل اسلام کہتے ہونگے۔ بے شک ہم بھی مسلم یا اہل اسلام ہیں۔ پھر اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ پس اس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ مگر پہلی تقریر کو یاد دلاکر کہ جدید نام سے فرقہ جدیدہ نہیں بنتا۔ بلکہ بعض اوقات اصل نام کے ہوتے ہوئے بھی طرز عمل سے جدید اسم بولا جاسکتا ہے۔ باوجود اسم جدید ہونے کے نہ اس فرقہ کو جدید کہہ سکتے ہیں نہ وہ نام غلط ہوتا ہے۔

مثلاً یہ امر قرآن کی تصریحات میں مذکور ہے کہ تمام سابقہ امتیں مسلمین تھیں۔ باوجود اس الہامی لقب کے نصاریٰ کو ان کی امتیازی خصوصیت سے اہل الانجیل سے ملقب کیا گیا۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو

ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ

مقام غور ہے کہ باوجود "مسلمین" ہونے اور کہنے کے ان کو اہل الانجیل کہنا کس بنا پر ہے۔ اس کی بنا ان کا طریق عمل ہے۔ یعنی وہ انجیل پر عمل کرنے کی وجہ سے دیگر مسلمین (یہود وغیرہ) سے ممتاز تھے۔ پس ان کو مسلم اہل انجیل کہنا جائز ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث باوجود مسلمین ہونے کے اپنے طریق عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ حدیث نبوی کو جس طریق پر یہ لوگ مانتے ہیں دوسرا کوئی فرقہ اس طریق سے نہیں مانتا۔ دوسرے فرقے حدیث کے ماننے میں کسی نہ کسی امام پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ اہل حدیث ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سامنے جب حدیث آجائے تو یہ لوگ اس پر عمل کرنے کے لئے اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ دگر ہیچ ؎

ما اہل حدیثیم دغا نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما مکر و دغا نیست

قادیانی مشن

لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو

پنجابی زبان میں ایک مثل ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اگر کنوئیں میں بیل گر پڑے تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے" کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔ اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت مرزائیہ نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل

خاتم النبیین صلعم کے بعد نبوت اور چالیس[له] کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کے عقائد نے

آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ غور کرکے دیکھ لیں کہ جو آگ

آج احرار نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بھڑکائی ہے اس کا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے۔ ابتداء میں مخالف علماء نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تو دعویٰ نبوت کو ہی آڑ بنایا۔ اب اس ایک ہتھیار کے بجائے آپ نے خود دو ہتھیار ایک نبوت کا دعویٰ اور دوسرا مسلمانوں کی تکفیر اُن کے ہاتھوں میں دے رکھے ہیں۔

فیصلہ کی سہل صورت پیش کرتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کے لیڈر میدان میں نکلیں اور ان دونوں مسائل پر کہ:۔

(۱) کیا حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نبوت کیا؟ (۲) کیا حضرت مسیح نے سوائے اپنی بیعت کرنے والوں کے کل دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا؟

تحریری بحث لاہور کے مرکزی مقام میں کریں اور اس بحث میں علاوہ سامعین کی مقررہ تعداد کے بارہ ثالث حسب ذیل طریق پر منتخب کئے جائیں۔

(۱) چار ثالث ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے جن کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں۔ (۲) چار ثالث مریدین میاں محمود احمد صاحب میں سے جن کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔ (۳) چار ثالث دوسرے مسلمانوں میں سے جن میں سے دو کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں اور دو کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔

اگر یہ بارہ ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ کر دیں تو اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کارروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صرف مناظرہ کی کارروائی کو شائع کر دیا جائے۔

الملتمسین۔ ۱۔ صدر الدین (بی اے بی ٹی) ۲۔ (خانصاحب ڈاکٹر) سید محمد حسین ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر ۳۔ (خانصاحب) محمد منظور الٰہی۔ ۴۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ (ایل۔ ایم۔ ایس)۔ ۵۔ یعقوب خان (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایڈیٹر لائٹ) ۶۔ سید غلام مصطفےٰ ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول (لاہور) ۷۔ محمد دین جان بی۔ اے۔ ایل ایل بی

[له] مسلمانان دنیا کو چالیس کروڑ کہنا خود مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا شمار ۹۰ کروڑ بتا گئے ہیں۔ (دیکھو تحفہ گولڑویہ)

فتاویٰ اہل حدیث مع فتاویٰ۔ مضمون نام سے (۳۹۲) ... (اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

۸۔ ڈاکٹر سید طفیل حسین اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر۔ ۹۔ عزیز بخش بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر۔ ۱۰۔ ڈاکٹر غلام محمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔"

اہلحدیث ہم بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ایک نوع کی دو صنفوں کا فیصلہ ہو جانا چاہئے مگر لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے دنیا میں کوئی مہذب جماعت نہ پیش کرے گی نہ مانے گی۔ لاہور جیسے علمی مرکز سے ایسی آواز اٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا کہ متخاصمین کا پنچ جفت ہو۔ کیونکہ درصورت مساوات فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ بغرض تخفیف فریقین میں سے دو، دو اشخاص منتخب کئے جائیں ان کے علاوہ ہائی کورٹ کا کوئی جج یا لاہوری سرداروں میں سے کوئی سر لے لیا جائے۔ یہ پانچ اصحاب بالاتفاق یا بالاکثریت جو فیصلہ دیں وہ دونوں جماعتوں کو مسلم ہو۔

نوٹ ۱ اس میدان مقابلہ میں اہلحدیث شان اور اہل حدیث جماعت فریقین کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

نوٹ ۲ ہماری طرف سے بھی دعوت ہے کہ اس فیصلے کے بعد مرزا صاحب کے اعلان (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ) پر ہمارے ساتھ اسی طرح فیصلہ کرایا جائے جس میں دو ممبر ہمارے اور دو فریق ثانی کے۔ ان کے علاوہ ایک کوئی جج یا سر مسلمہ فریقین بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ آئے دن کی چھیڑ خانی ختم ہو جائے۔ ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جماعت احمدیہ کے اصول

لاہوری اخبار پیغام صلح نے جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کے چند اصول لکھے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

"احمدیت کے اصول جن پر دونوں فریق متفق ہیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیاء سے ہمکلام ہوتا ہے۔

(۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

(۴) وہ مسیح جس کے اس امت میں آنے کی پیشگوئی ہے۔ وہ اس امت کا ایک مجدد ہے۔

(۵) کوئی ایسا مہدی نہیں آسکتا جو تلوار سے دین اسلام کو پھیلائے۔ لا اکراہ فی الدین۔

(۶) آنے والا مسیح ہی مہدی معہود ہے۔

(۷) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ تا قیامت ہو سکتی ہے۔

(۸) قرآن شریف کا حکم جہاد منسوخ نہیں۔ لیکن موجودہ وقت میں اس ملک میں شرائط جہاد نہیں پائے جاتے۔

(۹) اس زمانہ کا جہاد تبلیغ اسلام ہے۔

(۱۰) دجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں کی مصداق مغربی اقوام ہیں۔

ان اصول کے ماتحت ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔"

(پیغام صلح ص ۶ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث ایسے جی! ایک اصول ہمارا بھی ان میں داخل کر لیجئے تاکہ ہم بھی تم دونوں میں تیسرے اقنوم کی حیثیت سے مل کر صحیح معنی میں تثلیث بنا دیں۔ دیکھئے وہ ایسا اصول ہے کہ اس سے انکار کرنے والے کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی ہوگی۔ بس سنئے وہ سنہرا اصول یہ ہے کہ

(۱۱) مسیح موعود کو راست گو خصوصاً خدائی الہام میں صادق ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم سب اس مذکورہ اصول کے ماتحت مرزا صاحب کو جانچیں۔ ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

فضائل جمعہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(حدیث ۴) عن ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ھذہ الایۃ علینا لاتخذ ناھا عیداً فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم تلاوت فرمائی۔ آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیہ کریمہ ہمارے پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ آیہ (کریمہ رحیم پر) دو عیدوں کے دن جس دن عرفہ اور جمعہ تھا نازل ہوئی۔ (ترمذی)

(حدیث ۵) اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیہود یوم السبت وکان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا فھدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم بینھم قبل الخلائق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے (یہود و نصاریٰ) جمعے سے بہکا دیا یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن مقرر ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن پھر اللہ عزوجل ہم کو لایا تو ہمارے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔ (اسی طرح)

مشکوٰۃ شریف عربی۔ نیز حدیث کی مشہور کتاب (۲۵) ... منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

خداوند تعالیٰ نے جمعہ اور شنبہ و یکشنبہ بنایا۔ یعنی جمعہ کو شنبہ اور یکشنبہ پر مقدم کیا (ایسا ہی) وہ لوگ قیامت میں ہمارے پس رو ہونگے ہم دنیا میں پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں (ان لوگوں سے) جن کا فیصلہ سب مخلوق سے اول ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے ہم اُن لوگوں میں اول ہیں جن کا فیصلہ سب مخلوق سے پہلے ہوگا۔ (مسلم)

(حدیث ۵) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الّا وقاہ اللہ فتنة القبر۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں کوئی مسلمان مرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

فائدہ۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ قبر کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور شہید لکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی جمعہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(حدیث ۶) عن ابی لبابة بن المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انّ یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند اللہ وھو اعظم عند اللہ من یوم الاضحیٰ ویوم الفطر فیه خمس خلال خلق اللہ فیه آدم واھبط اللہ فیه آدم الی الارض وفیه توفی اللہ آدم وفیه ساعة لا یسال العبد فیها شیئا الّا اعطاہ مالم یسال حراما وفیه تقوم الساعة ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الّا ھو مشفق من یوم الجمعة۔ ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک بہت بزرگی والا دن ہے اور جمعہ کا دن اللہ عزوجل کے نزدیک عید اضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ بزرگی والا ہے اور اس میں پانچ ایسی خوبیاں ہیں (جس کی وجہ سے جمعہ کے دن کو سب دنوں پر بزرگی ہے) اللہ تعالیٰ نے آدمؑ (علیہ السلام) کو اس دن پیدا کیا اور اسیؔ دن ان کو (منصب خلافت سے سرفراز فرمانے کے لئے) زمین پر اتارا اور اسیؔ دن ان کی وفات ہوئی اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے (کہ اُس ساعت میں) بندہ اپنے مالک سے جو کچھ مانگے وہ ملتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے اور اسیؔ دن قیامت ہوگی اللہ تعالےٰ کے مقرب فرشتے اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے (کیونکہ اُس دن قیامت ہونے والی ہے) ڈرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(حدیث ۷) عن ابی هریرة قال قیل للنبی صلی اللہ علیه وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان فیها طبعت طینة ابیک آدم وفیها الصعقة والبعثة وفیها البطشة وفی اٰخر ثلث ساعات منها ساعة من دعا اللہ فیها استجیب له۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ جمعہ کا نام جمعہ کس وجہ سے رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا اس واسطے کہ (اس دن) تمہارے باپ آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب مر جائیں گے) اور دوسرا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب جی اٹھیں گے) اور اس وقت سخت دارو گیر ہوگی اور جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو کوئی اس ساعت میں اللہ سے مانگے ملتا ہے (احمد)

(حدیث ۸) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل رجب قال اللّٰھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلّغنا رمضان قال وکان یقول لیلة الجمعة لیلةٌ اغرّ ویوم الجمعة یومٌ ازھر۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب کا چاند دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو رجب اور شعبان کے مہینے کو ہمارے لئے برکتوں والا بنا دے اور ہم کو رمضان تک پہنچا اور فرماتے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (بیہقی)

(خاکسار جانباز خان حیدرآباد دکن)

ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

حدیث کسا

جب یہ آیت اتری اور رسالتمآب نے ان اربعہ کو کملی میں چھپانے کا قصد فرمایا۔ اس وقت حضرت ام سلمہ نے بھی درخواست اشتمال عرض کی رسول پاک نے آپ سے فرمایا۔ انت علی مکانک و انت علی خیر۔ جس سے ایک طرف اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کی شمولیت کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ام سلمہ اس دعائے تطہیر کے بغیر بھی "انت خیر" میں داخل تھیں۔ جس کے حصول کے لئے پیغمبر صاحب ان اربعہ کے واسطے دعا کرنے والے تھے۔ اس توجیہ کے مطابق ماننا پڑیگا کہ "اصحاب عبا" سے دوسرے اہل بیت نبی افضل تھے۔ جب امر اس طرح سے ہے تو پھر ان حضرات کی کوئی خصوصیت رہی۔ نہ کسی طرح کی معصومیت۔ اور اگر معصومیت کو آپ برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ام سلمہ، عائشہ، حفصہ "ازواجِ آخری" سب شامل ہوں گی۔ وآتوا کل ذی حق حقہٗ۔

اب حضرت علی کی خلافت کے دلائل میں حدیث "غدیر" رہ گئی۔ جو اس باب میں صراحت النص سمجھی جاتی ہے۔ جس کے بیان کردہ یوم (۱۸۔ ذی الحجہ) کو اس

جامع الترمذی عربی ۔ بہ کتاب ... (۲۹۸) ... اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

شان کی خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ ان کے سامنے عید الفطر اور عید اضحیٰ دونوں کی کوئی حقیقت نہیں رہتی - مجالس ہوتی ہیں - جن کا موضوع صرف "شان علیؓ" ہوتا ہے مگر یہ روایت اصول حدیث کے مطابق موضوع ہے - اس لئے اس پر کسی عنوان سے توجہ نہیں کی جا سکتی - یوں کہنے کو اس کا ماخذ صحیح مسلم بتائیے - "جامع الترمذی" کا حوالہ دیجئے - کون منع کر سکتا ہے - "دین اپنا زبان اپنی" والا ماجرا ہے - البتہ ہماری کتب صحاح میں علی کے لئے لفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ بیشک پایا جاتا ہے - (کسی طرح سہی) مگر مولےٰ کو تو لفظ مومن کا مترادف سمجھنا چاہئے - جیسا کہ رسالت مآب نے زید (بن ثابت) کو "انت اخونا و مولانا" فرمایا - تو زید بھی ہمارے خلیفہ ہو سکتے ہیں - مگر ان کو کس نے پوچھا؟ کاش! شیعی حضرات نے انہیں علی کے بعد دوسرے درجہ پر ہی رکھا ہوتا -

ایک اور حدیث ہے یعنی "انت منی و انا منک" (اے علی تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں) - مگر یہ لفظ تو پیغمبر صاحب نے جلیب صحابی کے لئے بھی فرمائے تھے - جو جنگ عمرہ میں شہید ہوئے - رسالتمآب نے ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھا کر لحد میں رکھا - جیسا کہ حدیث میں آتا ہے - ھذا منی و انا منہ ھذا منی و انا منہ فوضعہ علی ساعدیہ لیس لہ سریر الا ساعدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فحفر لہ فوضع فی قبرہ (مسلم)

اب شیعی حضرات کی اپنی احادیث کا ذخیرہ ہے مگر وہ ہمارے لئے سزاوار التفات نہیں ہو سکتا - کیونکہ ایک تو ان میں غالب حصہ ان اقوال کا ہے جو ہماری مصطلحات حدیث کے مطابق لفظاً یا حکماً کسی طرح مرفوع نہیں ہو سکتا - اس لئے کہ وہ زمرہ میں ائمہ اہل بیت کا - (اور شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ کا مقولہ بھی حکماً (بلکہ شاید لفظاً) مرفوع ہے - ان اقوال کی دوسری وجہ انکار ائمہ اہل حدیث کا وہ مشہور "تقیہ" اور "کتمان" ہے - جن پر اصول کافی تک میں مستقل باب مقرر کئے گئے ہیں - اور جن پر ان ائمہ کے اتباع کو ناز بے حد ہے - اور کیوں نہ ہو - کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تو یہ تقیہ ہی ہے - اب تقیہ کیا ہے؟ بچنے کے لئے بات کے پہلو کو بدل دینا" (الفاظ چاہے کچھ ہوں - مگر مفہوم یہی آئے گا) اور کتمان؟ چھپانا - سوال یہ ہے کہ جن کے اصول دین میں بچنے کے لئے بات کے پہلو بدل دینا یا چھپانا ہو - تو ان حضرات سے اس قسم کے فیصلے کرانا جو ہمارے نزدیک نہ سہی مگر امامیہ کے نزدیک تو اصول دین میں سے ہیں کیونکہ قرین دانش ہو سکتا ہے - وہ کیوں نہ کہیں گے کہ عالم کون و مکان کی زینت ہم ہی سے ہے - انہیں یہ کہنے میں کیا باک ہے کہ ہماری سفارشوں کے بغیر کوئی جنت میں نہ جا سکیگا وغیر ذلک - اور اگر آپ (شیعی حضرات) یہ فرمائیں کہ نہیں ہمارے ائمہ ایسے تقیہ باز نہ تھے - جو اصول دین تک کو چھپا لیتے - تو پھر ہم (مریدین خلافت صدیقی) یہ کہیں گے کہ امام باقرؓ نے جو صدیق اکبر کو صدیق نعم الصدیق کہا ہے[1] - تو آپ اس کے ہوتے ہوئے ابوبکر کو کافر کیوں کہتے ہو - پھر جب وہ کافر نہ تھے اور صدیق بھی تھے تو ان کے خلیفہ ماننے میں آپ کو کیا عذر ہے - کیا امت محمدیہ میں اور بھی کوئی صدیق گزرا ہے[2]؟ اور صدیق سے بڑا لقب کوئی دوسرا بھی ہے؟

پس شیعی کتب حدیث ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتیں - اب قرآن کریم ہے - جس کا رتبہ شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ اہل بیت سے کم ہے - اس وجہ سے کہ قرآن کتاب صامت ہے - اور ائمہ قرآن ناطق - اگرچہ بظاہر النص "ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق" قرآن صامت نہیں بلکہ ناطق ہے - مگر اس پر بسیط کلام ہمارے موضوع سے باہر ہے - بلکہ مقصد یہ ہے کہ قرآن جو حَکَم ہے فریقین کے نزدیک اور مادح ہے امامیہ کے نزدیک ائمہ اہل بیت کا - اس سے تصفیہ خلافت و وصایت کا فیصلہ طلب کرنا چاہئے - آیئے بسم اللہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کی تلاوت کیجئے - اور جہاں حضرت علی کی وصایت پر مستدل آیت آئے - ہمیں بتائیے - واللہ ہم بلا چون و چرا تسلیم کر لیں گے - حضرت علی کو وصی نبی اور ابن ابی قحافہ کو غاصب تسلیم کرتے ہوئے اپنے ایمان کی اصلاح کر لیں گے - ہماری نجات ہوگی - آپ کو بھی اجر ملیگا - اور خلافت تو نبوت سے افضل ہے (امامیہ کے نزدیک) اسی طرح علی تمام انبیاء و رسل سے افضل - پھر جب قرآن میں رسولوں کے اور نبیوں کے نام موجود ہیں جو علی کے سامنے مفضول ہیں - تو ان خلیفۃ اللہ کا نام تو ضرور ہی ہونا چاہئے جو تمام انبیاء اور جملہ رسل سے اعلیٰ و اولیٰ ہیں (من بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مگر افسوس کہ قرآن کریم میں حضرت علی کا بحیثیت افضل البشر ہونے کے بھی کہیں نام نہیں - ان کے رسول کے داماد ہونے کی وجہ سے بھی اُن کا کہیں ذکر نہیں - ان کی شخصیت کی فضیلت کی وجہ سے بھی ان کا ذکر نہیں - اُن کے علی الاطلاق اول المومنین ہونے کے باعث بھی ان کی طرف اشارہ نہیں - جب یہ نہیں تو آیت مباہلہ کے مطابق ان کو نفس رسول ٹھہرانا سولت لکم انفسکم امراً ہو تو کیا عجب ہے - آیت تطہیر کے مطابق ان کو معصوم سمجھنا اور نتیجہ نکالنا انکی خلافت بلا فصل کا یہ بھی اپنا اور ان کا دامن آلودہ کرنا ہے - ان لوثات سے جن کا ذکر اللہ نے کیا نہ اس کے رسول نے - البتہ اس موقعہ پر ہم قرآن مجید

---

[1] احتجاج طبرسی (منہ)

[2] فرط شوق میں یہ نہ کہہ جائیے کہ ہاں کیوں نہیں! نسائی سے یہ قول علی جو منقول ہے - "انا الصدیق الاکبر انا عبد اللہ و اخو رسولہ لا یقولھا الا الکاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین" - صاحب! یہ دھوکا ہے - نسائی نے سنن نسائی (جو جزو صحاح ستہ ہے) میں اسے نقل نہیں کیا - بلکہ اپنی ایک اور کتاب الخصائص میں لاتے ہیں - یہ الخصائص بھی سیوطی کی الخصائص الکبریٰ کا ثنی ہے - اور یہ قول بھی ضعیف ہے - (منہ)

مظاہر حق - یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے - از علامہ قطب الدین (۲۹۹) محمد قطب الدین محدث دہلوی - قیمت عہ ۳۰ (مکتبہ اہلحدیث)

میں سے ابوبکر، عمر اور عثمان کی خلافت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی صدری آیت سے نہیں جو جناب امیر سے امام غائب تک سینہ بسینہ پہنچی ہو اور ہنوز غائب ہی ہو۔ بلکہ کتاب انزلنٰہ مبارک فصلت آیاتہ سے اور وہ آیت ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ولیمکننھم الخ۔ تو اگر قرآن مجید سے فیصلہ لیا جائے تو یہ آیت ہے۔ کیونکہ ثلاثہ کو بہمہ وجوہ تمکین وخلافت فی الارض نصیب ہوئی۔ یہی آیت حضرت علی کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ ان کو زمین پر کہیں تمکین نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر ہم اوروں کی طرح زبان دراز ہوتے تو آیت لاینال عھدی الظالمین مخالفین ثلاثہ پر چسپاں کر سکتے تھے۔ کیونکہ خود شیعی حضرات کے نزدیک حضرت علی کو خلافت الارض نصیب نہیں ہوئی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک وہ اس تمکین سے فائز ہوئے۔ ولیکن ہمارے مدعا میں ہنوز کھٹک رہ جائے گی۔ اگر ہم صراحت النص سے ابوبکر کی خلافت پر دلیل قائم نہ کرینگے۔ آیئے رسالتمآب کی آخری حالت کی طرف۔ جبکہ آنحضرت صاحب فراش ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ بار بار حاضر ہوتے ہیں کہ نماز کا وقت آگیا تشریف لے چلئے۔ مگر آپ ہر مرتبہ فرماتے ہیں مروا ابابکر فلیصل الناس۔ جاؤ ابوبکر کو میری طرف سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ عائشہ ابوبکر کی رقت قلب کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ انہیں رہنے دیجئے گا۔ آخر رسالتمآب فرماتے ہیں۔

"یابی اللہ والمسلمون الا ابابکر"

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سب کے سب ابوبکر ہی کی امامت چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ابوبکر کو امام بنانے پر راضی ہے۔ اور مسلمان بھی ان کے اقتدار میں خوش ہیں۔ کیا شیعی حضرات ہماری کتابوں میں سے کوئی ایسی صریح صحیح دلیل جناب علی کے متعلق بھی دکھا سکتے ہیں؟ پس یہ ہے وہ بدیہی بات جس کا انکار کسی صاحب فکر سلیم سے نہیں ہو سکتا۔ مگر ان کے لئے ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہ مل سکے۔ بخلاف ان "ضروریات" کے جو دلیل کی محتاج ہوں۔

(ابو یحییٰ عبدالغنی نوشہروی رعلیگڈھ)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی صاحب)

ویدوں کے مصنف کون تھے؟ اس بارہ میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آغاز کائنات میں پرمیشور نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی چار رشیوں پر ویدوں کا الہام کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ شروع دنیا میں پرمیشور نے چار مونہہ والے برہما کے چاروں مونہوں سے چار وید ظاہر کئے۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف وہ ۱۴۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں اور ادھیاؤں کے شروع میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف مہرشی وید ویاس جی تھے۔ ہماری رائے میں جو لوگ ویدوں کو سوکتوں کے شروع میں لکھے ہوئے رشیوں کی تصانیف مانتے ہیں وہ کچھ کچھ صحیح سمجھتے ہیں اور بقیہ سب غلطی پر ہیں۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ رشیوں پر الہام ماننے والے آریہ سماجی تو سب سے زیادہ بھاڑی ہیں۔ اول تو اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کہیں تبتی رشیوں کا نام نہیں تھا اور نہ کہیں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کو کسی نے انسان لکھا ہے کیونکہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ سے مراد آگ۔ ہوا۔ سورج نامی تین دیوتا ہیں۔ جن کی پرستش جا بجا چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے۔ دوئم۔ اس لئے کہ وید منتروں میں وشوامتر۔ وسشٹھ۔ پراشر۔ اُشنا کوی رشاعر) ارجن۔ کرشن۔ ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تاؤ دیواپی اور دادے رشٹی سین وغیرہ وغیرہ کے نام اور ولدیت اور مختصر حالات زندگی پائے جانے سے وید زمانہ مہابھارت کے لگ بھگ بنے ہوئے ثابت ہوتے ہیں نہ کہ آغاز دنیا میں۔ اسی دلیل سے وید برہما کے بنائے ہوئے ماننا بھی غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وید ویاس نے ۱۴۴ یا کم وبیش رشیوں کی نظموں کو اکٹھا کر کے یکجا باندھ دیا ہے۔ اسی لئے ان کا نام "سنگھتا" پڑ گیا ہے۔ کیونکہ "سنگھتا" لفظ کے معنی ہی اکٹھے کئے ہوؤں کے ہیں۔ رہا چوتھا پکش کہ ویدوں کے مصنف وہ ۱۴۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ اگرچہ بالکل صحیح تو نہیں ہے لیکن قریباً قریباً صحیح ہے۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے مضامین میں اپنشدوں اور ویدانت درشن کے حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ جس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یادداشت کے طور پر ناظرین کو اتیرے اپنشد ۲-۵ نیز برہدارنیک اپنشد ۱-۴-۱۰ نیز ویدانت درشن ۱-۱-۳۰ کو دیکھنے کی سفارش کرتا ہوں۔ جہاں رگ وید ۴-۲۶-۱ اور ۳-۶-۱۵-۱ کو صاف لفظوں میں وام دیو نے یہ کہا لکھ کر وامدیو رشی کا کلام مانا ہے۔ وید کے رشیوں کی تصانیف ہونے کا ایک زبردست ثبوت یہ بھی ہے کہ تقریباً تمام سوکتوں میں ان کے مصنف رشیوں کا نام معہ ولدیت وغیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۶۳۔ منتر ۱۷ میں اس سوکت کے بنانے والے پلت کے بیٹے گے نامی رشی اور اس کے والد کا نام درج ہے۔ اس سوکت کے رشی کا نام سوکت کے شروع میں یوں لکھا ہے۔

"सते: पुत्रस्य गयस्यार्ष"

یعنی یہ سوکت پلت کے فرزند گے کا کلام ہے۔ اور منتر میں بھی گے کو پلت کا بیٹا لکھا ہے۔ منتر یہ ہے

تجرید البخاری۔ صحیح بخاری کی تمام حدیثیں معہ اردو ترجمہ کے درج ہیں۔ قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

प्रवासते: सूनरवी वृषद्धो विश्व,प्रदित्त ,प्रदित्यमनीषी । ईशानसो नरो ,प्रमत्येना- स्ता क्तिजनो दिवो गयेन ॥

اس منتر میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ "پلتے سونوہ گے این" یعنی پلت کے بیٹے گے نے یہ کہا۔ شری سائن اچاریہ جی مہاراج بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ:-

सतैरेत न्नामकस्यर्षे : सुनु: पुत्रो गयो नामे· वेवमुक्त सैत्या वा वृषत--- गयेनैत न्नामकेन मया स्तावि ॥

ترجمہ۔ پلت نامی رشی کے بیٹے گے نامی رشی نے یہ منتر کہا۔ اسی طرح سینکڑوں منتروں میں ان کے مصنف رشیوں کے نام اور ان کی ولدیت وغیرہ لکھی ہے اور منتروں میں انہیں رشی بھی لکھا ہے لیکن آج ہم ویدوں کے رشیوں کا کلام ہونے میں چند ناقابل تردید واقعات پیش کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس کی تردید کرکے دکھلاویں۔

(۱) رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰ کے رشی یم۔ یمی نامی بہن بھائی ہیں جو وِوسوت یعنی سورج کے بچے تھے اور دیوتا یعنی مخاطب بھی یہی دونوں ہیں۔ چنانچہ جن منتروں کا رشی یم ہے۔ اُن کی دیوتا۔ مخاطب یمی نامی بہن ہے۔ اور جن منتروں کی متکلم رشی یمی ہے اُن کا دیوتا یم نامی یمی کا بھائی ہے۔ ان منتروں میں یمی نامی بہن اپنے ہی سگے بھائی کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہتی ہے۔ لیکن یم انکار کردیتا ہے۔ اور اس سوکت میں اس کے مصنف یا متکلم رشیوں یم۔ یمی اور اُن دونوں کے والد وِوسوت کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ اور دونوں بہن بھائیوں کا مکالمہ و مخاطبہ اور مختصر حالات بھی درج ہیں۔ یعنی اس سوکت کے رشیوں، متکلموں کا اپنا ہی بیان اس سوکت میں لکھا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ سوکت یم۔ یمی نامی وِوسوت، سورج کی اولاد کا ہی کلام ہے۔ کیونکہ اُن رشیوں کا اپنا ہی سب حال اس میں لکھا ہے۔ آریہ سماجی حضرات ویدک تہذیب کی اس ننگی تصویر پر پردہ پوشی کرنے کے خیال سے یم۔ یمی کو خاوند اور بیوی بناکر تاویل کرتے ہیں۔ اول تو یہ آریہ سماجی تاویل اس لئے غلط ہے کہ یم۔ یمی ناموں سے ہی بھائی۔ بہن ہونا بہت حد تک ثابت ہوتا ہے۔ دوئم وید منتروں میں انہیں "سہودر" یعنی ایک ہی پیٹ سے پیدا شدہ لکھا ہے۔ سوئم سوکت کے شروع میں دونوں کو ووسو کی اولاد لکھا ہونے سے بھی دونوں کا بھائی۔ بہن ہونا ثابت ہے۔ چہارم منتر ۱۰ میں یم یمی سے کہتا ہے کہ:-

आघाता गच्छानुत्तरा युगानि यत्र जामय: कृणावन्नजामि ॥"

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری نرکت ۴-۳۰ میں یوں لکھتے ہیں کہ:-

"وہ یُگ زمانے) آگے آئینگے جبکہ بہنیں، نہ بہنوں والا کام کرینگی" (بلفظہ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم رشی یمی کو بہن لکھتا اور کہتا ہے۔ نیز رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۷ منتر ۱ و ۲ میں بھی یم یمی کو سرنیو نامی ماں اور وِوسوان (سورج) نامی باپ سے پیدا شدہ مانا ہے۔ جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲-۱۰ میں یوں لکھا ہے کہ:-

त्वाष्ट्री सरण्यूर्वि वस्वत ,प्रादित्याद् यमौ मिथुनौ जनया ञ्चकार । सा सवर्णा मन्यां प्रति निधाया श्वं रूपं कृत्वा प्रद्द्राव । स विव स्वाना दित्य ,प्राश्वमेव रूपं कृत्वा तामनु स्हृत्य सम्बभव । ततो ऽश्विनौ जज्ञाते सवर्णायां मनु:

ترجمہ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گورو کل کانگڑی "توشٹا کی پُتری (بیٹی) سرنیو نے ووسوان سے یم۔ یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا۔ اور پھر وہ دوسری سورنا کو اپنی پرتی ندھی (قائم مقام) بناکر سوئیم (خود) آشو روپ (گھوڑی کی شکل) دھارن کرکے بھاگ گئی۔ تب اُس وِوسوان آدتیہ (سورج) نے بھی اشو کا روپ (گھوڑے کی شکل) دھارن کرکے اُس سرنیو کا پیچھا کیا اور اُس سے سمندھ (وصل) کیا۔ تب دو اشوی پیدا ہوئے اور اُس سَورنا سے منو اُتپن (پیدا) ہوا" (بلفظہ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم۔ یمی سگے بھائی بہن تھے نہ کہ خاوند اور بیوی۔ اور بہن کا بھائی کے ساتھ وصل کی خواہش سے التجا کرنا ویدک تہذیب کی ایک نہایت بھدّی تصویر ہے۔ اور سورج سے اولاد ماننا اور سرنیو کا گھوڑی بن کر اور سورج کا گھوڑا بن کر وصل کرنا اور اشونی کماروں کا اُن گھوڑی گھوڑے سے پیدا ہونا جس کی وجہ تسمیہ سے اشونی کماروں کو نسبت ہے۔ گورو کُلوں اور ڈی۔ اے۔ وی کالجوں کے طلباء سائنس کے لئے ایک عمدہ سبق اور سائنٹیفک معلومات ہے۔ اسی حضرت توشٹا کے ایک بیٹے یعنی سرنیو کے سگے بھائی کا حال بھی ناظرین آگے پڑھیں۔ اور ویدوں کی سائنٹیفک معلومات سے دل خوش کریں۔ سائن آچاریہ بھی رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰ کے متعلق جسے یم۔ یمی سوکت بھی کہتے ہیں لکھتے ہیں کہ:-

वैवस्वतो यम यम्यो: संवाद:-

षष्टुपयुगभि यमी मिथुनार्थं यमं प्रोवाचस तां नवमीयुग्भिरान च्छन्न प्रत्यचष्टे इति । तत: षष्टुयां प्रथमा तृतीया च युक्षु चिवस्वत: पुत्री यमी ऋषि यमो देवता । यस्य वाक्यं स ऋषि र्के तेनो च्यते सा देवतेति ·चायात । तथा नवम्यां द्वितीया चतुर्थी प्रभृति षु युक्षु वैवस्वतो यम ऋषि: यमी देवता ॥

ترجمہ۔ وِوسوان کے بچوں یم۔ یمی کا مکالمہ و مخاطبہ۔ یمی نے ہم بستری کرنے کی غرض سے یم کو کہا۔ اُس نے نہ چاہتے ہوئے انکار کردیا۔ اس لئے پہلے تیسرے وغیرہ منتروں کی رشی وِوسوان کی بیٹی یمی ہے اور یم دیوتا یعنی مخاطب ہے۔ بقول اور بحکم اس اصول کے کہ جس کا "کلام" کوئی وید منتر ہوتا ہے وہی اُس کا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (ج ۳) [illegible] جلد اول [illegible]

رشی اور جو مخاطب کیا جاتا ہے وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے، چوتھے وغیرہ منتروں کا رشی ووسوان کا بیٹا یم ہے اور یمی دیوتا ہے۔

سائن آچاریہ بھی وید منتروں کے متکلم کو ہی رشی مانتا ہے۔ اور ان وید منتروں کے رشیوں کا ہی اپنا حال وقصہ منتروں میں پائے جانے سے اور وہی رشی ہی دیوتا ہونے سے صاف ثابت ہے کہ وہی ویدوں کے مصنف یا متکلم تھے ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُنہی رشیوں کے حالات ہی وید منتروں میں پائے جاتے۔

(۲) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۸۵ یا اتھروید کانڈ ۱۴ سُوکت ۲ کی رشی کا نام سُوریا ساوتری لکھا ہے اور اس سُوکت کا دیوتا بمضمون بھی آتم دیوتا आत्म देवता یعنی اُس کا اپنا ہی حال لکھا ہے۔ چنانچہ آریہ سماجی پنڈت دامودر سات ولیکر مترجم اتھروید اپنے رسالہ "دھرم" بابت ماہ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۳۰۲ پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سُوکت میں "آتم دیوتا" کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے ارتھات ساوتری سُوریا نے اپنے ہی وواہ (بیاہ) کا ورنن (بیان) جیسا وواہ ہوا ویسا کیا ہے۔"

شری سائن آچاریہ بھی اتھروید کانڈ ۱۴ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"विवाह परमेतत काण्डम ... स ऋषिः सूर्या-नाम या सूर्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा वर्णिता"

ترجمہ۔ یہ کانڈ بیاہ کے متعلق ہے۔ سُوکت کے شروع میں سوریا نام والی سوتری دیوی جو سورج کی بیٹی ہے اُس کے اپنے ہی نکاح کا حال بیان کیا ہوا ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ یہ سُوکت جن کی رشی سورج کی بیٹی سُوریا ساوتری ہے ان سوکتوں کی متکلمہ ومصنفہ ہے ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس کی پیدائش سے بہت عرصہ قبل ہی آغاز دنیا میں اُس کے اپنے بیاہ کا ہی حال منتروں میں پایا جاتا اور پھر وہی اپنے بیاہ کے حال کو سمجھنے والی ہوتی اور اُس کی پیدائش تک کسی کو بھی ان سُوکتوں کا ارتھ معلوم نہ ہو پاتا؟

(۳) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۹۵ کے رشیوں کے نام راجہ پُرورودا اور اُروشی نامی اپسرا (حُور) لکھے ہیں اور اس سوکت کے دیوتا بھی وہی دونو پُرورودا اور اُروشی ہیں۔ اور دونوں کا آپس میں مکالمہ ومخاطبہ منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور دونوں کے نام بھی منتروں میں درج ہیں۔ پس دونوں رشیوں کا مکالمہ، نام اور حالات وید منتروں میں پائے جانے سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت راجہ پُرورودا اور اُروشی کی جو اندر کے اکھاڑے کی پری ہے تصنیف یا کلام ہیں۔ ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُن کے نام اور حالات اور سوال وجواب اُن کی پیدائش سے قبل آغاز کائنات میں ہی بیان کئے گئے ہوں اور ان کی پیدائش سے پہلے کسی کو بھی ان منتروں کے معانی سمجھ میں نہ آئے ہوں۔ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی بھی اپنے ترجمہ نرکت ادھیائے ۱۰ کھنڈ ۴۵ صفحہ ۵۵۴ پر اِس سُوکت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اِس سمپورن (کُل) سُوکت (۱۰-۹۵) میں پُرورودا اور اُروشی کا سمواد (مکالمہ ومخاطبہ) پایا جاتا ہے۔ اُروشی کو دیوپتنی (دیوتاؤں کی بیوی) مان کر یاسک آچاریہ اس سُوکت کا دوسرا ارتھ بھی کرتے ہیں۔ ات ایو (اس لئے) انہوں نے گناہ: जना: کا ارتھ دوتی پکش میں देवपत्न्यो वा دیو پتنیو وا (دیوتاؤں کی بیویاں) کیا ہے۔ اِس سُوکت کا بھاو (مطلب) ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (اور جب تک آریہ سماجی رہینگے تب تک کبھی بھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آتمانند) یدی شیگھر (اگر جلدی) سمجھ میں آگیا تو دیوتا کانڈ کے انت (اخیر) میں اِس سُوکت کا بھی آتیکھ کر دیا جاویگا۔" (بلفظہ)

یعنی آریہ سماجی مترجموں کو بھی کوئی تکڈم یا تاویل نہیں سُجھائی پڑتی۔

ہاں میں کہہ رہا تھا کہ یہ خیال بھی کہ سارے وید منتر رشیوں کا کلام ہیں بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کے بعض قصے "الف لیلے" اور "انوار سہیلی" کی طرح فرضی گھڑے ہوئے ہیں اور بعض سُوکت کبوتروں، سرما نامی کُتیا، راکشسوں، مچھلیوں، وغیرہ وغیرہ حیوانوں اور دریائے بیاس وستلج جیسے بے جان رشیوں کا کلام ہیں۔ اور ان حیوانوں اور دریاؤں کو اُن اُن منتروں اور سُوکتوں کے رشی لکھا ہے۔ ہاں اس قدر ضرور صحیح ہے کہ "یسیہ واکیم سہ رشی" یعنی جو جس کا کلام ہے وہی اُس منتر यस्य वाक्यं स ऋषिः کا رشی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ وید رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں بشرطیکہ رشیوں کے زمرہ میں یہ سب حیوان اور بے جان دریا بھی شامل کئے جائیں جن کو بعض منتروں اور سوکتوں کے رشی وید میں لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ "الف لیلے" میں تو صرف جانور ہی کلام کرتے ہیں لیکن ویدوں میں تو جانور اور بے جان دریا بھی کلام کرتے ہیں۔ اور مزید تعجب یہ کہ مہرشی دیانند سرسوتی اور ان کے اندھے آریہ سماجی معتقد پھر بھی "وید سب ستیہ ودیاؤں (علوم حقہ) کے بھنڈار (خزانے) ہیں" کی بے معنی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔

آج میں اپنے معزز ناظرین کا تعارف اتھروید کانڈ ۴ سُوکت ۶ منترا کے معزز مہرشی "گرتمان" جی مہاراج سے کرانا چاہتا ہوں۔ جسے مسلمان نیل کنٹھ اور ہندو صاحبان گرڑ پو پو یا گرڑ بھگوان بھی کہا کرتے ہیں۔ اس نیل کنٹھ مہرشی کا نام بھی اتھروید کے اسی چھٹے سُوکت کے تیسرے منتر میں پایا جاتا ہے جس کا یہ رشی بلکہ مہرشی ہے۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

المن البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹۱)

گذشتہ پرچے میں مولانا شہیدؒ کا ایک خط درج ہوا ہے۔ جس میں ممدوح نے اپنا عقیدہ دربارہ انبیاء و اولیاء بتایا ہے۔ آج اس کے بعد پڑھئے۔

برہان التفاسیر کا مضمون آیندہ ہفتے درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

"یہ خط سنہ بارہ سو چالیس میں اس وقت تمام ہوا جبکہ میں کانپور میں تھا۔ اور سید بغدادی کے نام بھیجا گیا تھا جبکہ جاہلوں نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔ اسے پڑھ لینے کے بعد وہ عذر کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے اور میں نے جو کچھ آپ کی نسبت کہا وہ محض اس وجہ سے تھا کہ میں آپ کا کلام سمجھ نہ سکا کیونکہ آپ کا رسالہ اردو زبان میں تھا اور میں عرب کا رہنے والا ہوں اُردو بالکل نہیں سمجھتا۔ اس پنجابی نے آپ پر بہتان کیا اور مجھے غلط ترجمہ کرکے سنایا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں۔ تمت"

پھر جبکہ مخلوق ہونے اور محتاج رزق ہونے میں سب بندے انبیاء اولیاء غنی، فقیر، تندرست، عالم، جاہل، مومن، کافر، صالح، فاسق، یکساں اور برابر ہیں کہ سب کا خالق و رازق مالک و مولا ہی ہے۔ چنانچہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا حق تعالیٰ نے رد فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ مسیح علیہ السلام کی عبدیت و لوازم و حوائج عبدیت کھانے پینے اور ہلاک کر دینے کا اظہار فرمایا تاکہ نصاریٰ کے زعم باطل ابن اللہ اور الوہیت کی نفی ہو کر عبدیت کا محتاج ہونا واضح ہو جائے۔ اور کچھ مسیح علیہ السلام کی عزت و شان میں جو حق تعالےٰ نے ان کو برگزیدہ فرمایا ہے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے سورہ مائدہ میں دو مقام پر فرمایا۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

یعنی بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تو کہہ پھر کسی کا کچھ چلتا ہے اللہ سے زور اگر وہ چاہے کہ کھپا دے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ ہیں زمین میں سارے۔ اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے بہت رسول اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھاتے تھے کھانا دیکھ ہم کیسی بتاتے ہیں ان کو نشانیاں پھر دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں"

تفسیر موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

ف۔ "اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ ٹھہرا دیں۔ ف یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام بقول نصاریٰ اللہ ہوتے تو قدرت رکھتے اور ضعف و حوائج بشری کھانے پینے پیشاب پاخانہ میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح ہو وہ کیونکر اللہ ہو سکتا ہے"

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ولو کان المسیح الٰھا لقدر علیه کغیرهما من الحیوانات ومن کان کذلک لا یکون الٰھا لترکیبه وضعفه وما ینشا منه من البول والغائط"

اور یہی دیگر تفاسیر بیضاوی وغیرہا میں مرقوم ہے۔ یہی وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فرائد النور صفحہ ۳۷ اور کلمۃ العلیا صفحہ ۸۳ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۲۴۸ میں فرماتے ہیں۔ یعنی ہمارے شیخ المشائخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے علم تفسیر کو در منثور میں زندہ کیا اور جمیع احادیث متفرقہ کو اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا۔ کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں کوئی متن یا شرح نہ لکھی ہو۔ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہونے کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعوے کیا ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول و مشکور ہیں"

؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسی دفعہ تو ہم جہلاء کے لئے امام طحطاوی شارح درمختار نذر غیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں:۔

"اعلم ان بیان احکام الشریعة مما یجب علی العلماء ولیس فی ذلك تنقیص الولی کما یظنه بعض من لا خلاق له بل هذا مما یرضی به الولی لو کان حیا وسئل عنه ذلك اجاب بالحق واغضبه نسبة التاثیر له وتامل قوله فی حق السید عیسی علیه السلام ان هو الا عبد انعمنا علیه[1]"

"یعنی جان تو احکام شریعت کا بیان کرنا مقصود ہے جو علماء پر واجب ہے اور اس میں ولی کی تنقیص نہیں ہے جس طرح انجان لوگ گمان کرتے ہیں بلکہ ولی اس امر سے راضی ہیں اگر ان کی حیات میں ان سے اس امر کا سوال ہوتا تو حق کے ساتھ

[1] سورہ زخرف ۱۲

حیات طیبہ ۔ مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مکمل سوانح عمری (۳۰۳)

جواب دیتے اور تاثیر کی نسبت کرنے سے ناراض ہوتے اور تامل کر حق تعالیٰ کے فرمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یعنی وہ کیا ہے ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے۔"

پس مولوی نعیم الدین نہ معلوم اپنے جہل وعناد سے خصوصاً علامہ علی قاری اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ کو مولانا شہید مرحوم کی ضد کی بدولت کس درجہ گستاخ وبے ادب منکر فضائل وکمالات انبیاء واولیاء بنادیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت وتعظیم کا حق جس طرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منصب امامت وصراط مستقیم وغیرہا کتب میں بیان فرمایا ہے یہ موحدین تبعین کتب سنت ہی کا حق ہے۔ بلکہ عین قبرپرستوں بےدینوں خصوصاً مولوی نعیم الدین کا کیا مونہہ ہے جو تعظیم وتوقیر کر سکے۔ ان کو تو اپنے حلوے مانڈوں چڑھاؤں سے کام ہے اس کو اپنی روزی چھوٹ جانے کا شب وروز غم اور جلن ہے۔ پھر جہلاء کے قلوب کس طرح زنگ آلودہ ہو گئے کہ ان امور شرکیہ کی ظاہر برائی دیکھتے ہوئے ناحق کی حمایت کئے جاتے ہیں۔

قولہ ص۱۱۱ لغایۃ ۱۲۴۔ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

"فہرست شرکیات وہابیہ مع جواب۔ نمبر شمار وہ امور جو مولوی اسمٰعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کرلئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک ہے۔ مختصر جواب الیٰ آخرہ"۔

اقول ۔ یہ بصورت جدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث محض لایعنی بغرض تطویل لوٹائے گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے ملاحظہ سے گزر چکے۔ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

قولہ ص۱۲۵ لغایۃ ۱۳۸۔ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

"اتنے شرکیات لکھ کر مولوی اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:۔ "سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء واولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام وامام زادے سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱)

اب غور فرمائیے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے بےشک شرک ہے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب کا بھی شرک ہو بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ثابت کرے تو بھی مشرک پھر خواہ وہ ذرہ سامنے ہی رکھا ہوا ہو۔ الحمدللہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا۔ لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے اعتقاد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ علم عطائی کے اعتقاد پر بھی شرک کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا تو ان کے نزدیک ضرور خدا کا علم بھی عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہوگا اور یہ بےشبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ اشراک فی التصرف کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کرنا فتح وشکست دینی اقبال وادبار دینا، مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر وشہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر ونیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۰و۱۱)

نذر ونیاز کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب تقویۃ الایمان نیاز ونذر کا ایسا دشمن ہے کہ بےموقع اس کا ذکر لے آتا ہے۔ مسئلہ صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کیلئے تصرف ثابت کرنا کیسا ہے۔ ایک تصرف بالذات اور بالاستقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اسکے حکم کے کوئی جنبش نہیں دے سکتا لہٰذا غیر خدا کو متصرف بالذات سمجھنا یقیناً شرک ہے۔ دوسری قسم تصرف بعطائے الٰہی ہے۔ اس قسم کا تصرف خود ہمیں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تصرف کرتے رہتے ہیں کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں کسی کو مارتے ہیں کسی کو باندھتے ہیں کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کو شکار کرتے ہیں کسی کو کھا جاتے ہیں۔ یہ تمام تصرفات ہی تو ہیں۔ تو تمام عالم ہی اسمٰعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت سے متصرف سمجھے جب بھی وہابیہ کے نزدیک مشرک۔ وہابی کو کوئی مار دے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فلانے نے مارا۔ مگر وہابی ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے رات دن اپنی تعلیاں کیا کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا اور نہیں سمجھتے کہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو گئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تقویۃ الایمان والے کا روئے سخن ہماری طرف نہیں ہے وہ بدنصیب انبیاء واولیاء محبوبان خدا کا دشمن ہے ان کے تصرف کا انکار کرتا ہے۔ مگر اس بد باطن کے انکار سے کیا ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم قرآن عظیم میں اپنے محبوبوں کے تصرفات کا بکثرت ذکر فرمایا ہے۔"

تقویۃ الایمان - جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات (۴۴) کا جواب بھی ساتھ ہے - قیمت ۱۲ ر (منیجر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ع۸۵ } ہمارے ملک بنگلہ کے بعض گرد نواح کے عالموں کے درمیان میں یہ اختلاف پڑا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک چلا آتا ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے والے کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد قریباً چھ سو برس تک اہل حدیث مذہب چلا آتا تھا بعد گزرجانے چھ سو برس کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ چاروں مذہب قائم ہوئے اور اہل حدیث مذہب دنیا سے مثل معدوم کے ہوگیا تھا پھر زمانہ طویل گزرجانے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے مولانا سیّد محمد نذیرحسین مرحوم ومغفور نے اور مولانا محمد عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ومغفور نے اہل حدیث مذہب کے چراغ کو جلا دیا اور تقلید شخصی کی اندھیری رات کو روشن کیا۔ اب حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ ان دونوں عالموں کے درمیان کون شخص حق پر ہے۔ (محمد عبدالقادر خان۔ ضلع راجشاہی)

ج ع۸۵ } اہل حدیث یعنی وہ لوگ جو قرآن اور حدیث پر بلا توسط کسی امتی کے عمل کرنے والے زمانہ رسالت سے چلے آئے ہیں۔ سب صحابہ ایسے ہی تھے۔ درمیان میں کبھی یہ شوق کم ہوتا رہا کبھی بڑھتا رہا۔ مولانا اسماعیل شہید اور حضرت میاں صاحب سیّد نذیرحسین رحمہم اللہ ان سب کی یہی آواز تھی ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

(حق غریب فنڈ ندارد)

س ع۸۶ } ہماری نابالغیت میں ہمارے والدین نے نکاح مسمی حبیب میاں سے کر دیا۔ بعد عرصہ ۷ سال کے جبکہ میں بالغ ہوئی تو میرا شوہر رخصت کرانے آیا۔ شوہر کو دیکھتے ہی اپنے والدین سے عرض کی کہ میں نہ جاؤں گی۔ میرے والدین نے مجھے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت اس شرط پر کیا۔ کہ ایک مرتبہ جاکر دیکھ لو۔ اگر خو ملے تو رہنا ورنہ فسخ نکاح کرا دیا جائے گا۔ میں اپنے سسرال میں ۶ ماہ بمشکل تمام رہی اور اس مدت میں اپنی بدقسمتی سے حاملہ ہوگئی۔ میں نے میکہ میں آتے ہی اپنے والدین سے کہا کہ اگرچہ حاملہ ہوگئی ہوں مگر میری طبیعت کسی صورت سے ان کو (خاوند سے) نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ اب میں وہاں ہرگز ہرگز نہ جاؤں گی اتفاق سے بعد وضع حمل بچہ بھی کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گیا۔ میں بہت خوش ہوئی کہ اب قدرت نے مجھے آزاد کر دیا۔ مگر اب میرا شوہر دوبارہ رخصتی کے لئے آیا ہے۔ میں اپنے شوہر سے صاف کہتی ہوں کہ مجھے طلاق دیدیجئے مگر وہ طلاق پر راضی نہیں ہے۔ میں بھی کسی صورت سے اس کے پاس جانے سے راضی نہیں ہوں۔

ایسی صورت میں ہماری شریعت مطہرہ اور قانون گورنمنٹ مجھ بیکس عورت کو اس شکنجہ سے نکلنے کا کس طرح اور کیا راستہ بتلاتے ہیں مجھے آسان سے آسان صورت بتلاکر ہماری گلوخلاصی فرمادیں اور آسان عبارت میں مفصل جواب دیں۔

(رقیہ خاتون۔ ضلع تپصرہ)

ج ع۸۶ } ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت نے ایسا ہی دعوےٰ کیا تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا تھا تو نے خاوند سے جو وصول کیا ہے اس کو واپس دیدے۔ اس نے واپس دینا منظور کر لیا۔ آپ نے خلع کراکر عورت کو آزاد کر دیا۔ بس یہی جواب اس سوال کا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

(دار داخل غریب فنڈ)

س ع۸۷ } میرے پاس جدی جائداد ایک رہائشی مکان اور تین چاہ زراعتی میں حصہ ہے۔ ایک چاہ جس کی نہر کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے۔ جہاں سے مجھے سالانہ مالعہ ۱۱۳ روپے کے حساب سے نصف نومبر اور نصف جون میں ملتا ہے۔ اس کی مالگزاری ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے۔ دیگر دو چاہ جن سے ہر ایک سے کھلوار کبھی سوا کھلوار گندم آتی ہے اور کپاس وغیرہ ملاکر عنہ ، ۲۵ روپے سالانہ آتے ہیں۔ کمی کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ نہ آنے کی صورت میں تین چار روپے اس کے کپی فروخت ہو جانے سے ملتے ہیں۔ جو کہ اوپر کے بیس پچیس میں شامل ہیں ان دو چاہ کی مالگزاری میرے ذمہ ہے۔ جس کی تعداد ۵ روپے سالانہ کی ہے۔ اور میں خود ملازم ہوں۔ میری تنخواہ جائے ملازمت کا خرچہ نکال کر بمشکل سولہ سترہ روپے گھر بھیجنے کے لئے بچتے ہیں۔ گویا ملازمت کی آمدنی اور مذکورہ بالا آمدنی میں بفضل خدا ایک طرح سے گذر اوقات ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مجھ پر زکوٰۃ تو غالباً فرض نہیں ہوگی۔ لیکن عشر کا جو مسئلہ ہے وہ مجھ پر فرض ہے یا نہیں۔ اور اگر عشر ہے تو کتنا ہے اور عشر کے لئے جو نصاب مقرر ہے وہ کیا نصاب ہے جواب اخبار میں درج کیا جائے۔

(رسائل۔ ایک مسلمان از مدراس)

ج ع۸۷ } حدیث شریف میں پیداوار غلہ کا نصاب قریب بارہ من پختہ کے ہے۔ مگر قرآن شریف میں نصاب کوئی نہیں۔ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ۔ اس لئے کچھ نہ کچھ دیدینا چاہئے۔ اسی میں عشر ہے اسی میں زکوٰۃ ہے۔ (دار داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ } از مولانا سیّد نذیرحسین صاحب محدث دہلویؒ

اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں ہونا لازمی ہے۔
قیمت بجائے ۱۶ روپے کے صرف ۱۲
ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

تحفہ صداقت۔ اسلام کی صداقت میں (۳۰۵) زبردست دلائل۔ قیمت ۱۲/ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث توجہ خاص سے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ترقی کی راہ نکالیں تاکہ آپ کا خادم "اہلحدیث" زخم چشم سے محفوظ رہے۔

"العدل" معزز معاصر "العدل" گجرانوالہ جو دیوبندی جماعت کا آرگن تھا۔ تین ہفتوں سے نہیں آیا۔ ظن غالب ہے کہ اپنے بہی خواہوں کی بے قدری سے بند ہوگیا۔ ایک دینی معاصر کی بندش پر اسی قدر صدمہ ہوتا ہے جتنا کسی دوست کی وفات پر۔ اناللہ! اس لئے اس ہفتہ سے "اہلحدیث" کا تبادلہ روک لیا گیا۔ خدا کرے دوبارہ جاری ہوکر رسوم شرکیہ اور بدعیہ کی تردید میں ساعی ہو۔

تلاش داماد میرے ایک دوست کو داماد کی تلاش ہے۔ لڑکی میں ہر صفت کمال پائی جاتی ہے۔ رشتہ کشمیری خاندان میں ہو۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ کو دیگر اضلاع پر ترجیح ہوگی۔
پتہ۔ معرفت منیجر "اہلحدیث" امرتسر

عرب کا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بہت سے مصنفوں نے لکھی ہے۔ مگر یہ کتاب اس حیثیت سے قابل توجہ ہے کہ یہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کی تصنیف ہے۔ کتاب کی کتابت طباعت ہر طرح موزوں ہے۔ قیمت ۶؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار۔ یا دفتر اہلحدیث امرتسر

وی پی واپس آتے ہیں قیمت اخبار وصول کرنے کے لئے جن حضرات کو وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اصحاب تغافل کیشی کے باعث وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو محصول ڈاک کا ناحق زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔

سفیروں اور واعظوں کی ضرورت انجمن انصار اللہ اہل حدیث فیض آباد کو سفیروں اور واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اس صیغہ میں ملازمت چاہیں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔ اپنی لیاقت اور تنخواہ صاف صاف تحریر فرماویں۔
(محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد)

اہلحدیث بھائیوں کو خوشخبری شہر بجنور (یو۔پی) میں اہل حدیثوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ الحمدللہ کہ حاجی شیخ نور الہی صاحب سوداگر سُوت صدر بازار دہلی نے خاص اپنی جیب سے زمین کا رقبہ خرید کر اور ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کرا دی ہے۔ اس میں ایک مدرسہ بھی قائم کر دیا ہے جو اہل حدیث بھائی تشریف لاویں وہ مسجد اہل حدیث میں ہی قیام کریں۔ (پتہ مسجد تعمیر اہلحدیث سڑک میرٹھ۔ متصل کھاری کنواں بجنور"
(محمد فاروق ولد منشی عبد المالک صاحب بجنور)

سنگساز کی ضرورت

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک کہنہ مشق، اردو وعربی نویس سنگساز کی ضرورت ہے۔ جو پتھروں کے علاوہ پلیٹوں کا کام بھی جانتا ہو۔ پتہ ذیل پر جلد درخواست بھیجیں یا بالمشافہ ملیں۔
"منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر کٹرہ شیر سنگھ کہنہ"

مئو ضلع اعظم گڈھ سے ایک کتاب ایک دیوبندی مولوی صاحب نے بنام "الاعلام المرفوعۃ" شائع کی ہے۔ جس پر عدلی ممبران بڑا ناز کرکے کہتے ہیں کہ اہل حدیث طلاق ثلاثہ کو ایک مان کر زنا کی اشاعت کرتے ہیں۔" اس کا جواب مئو کے ہی صاحب علم نے بنام "الاحکام المتبوعۃ" مدلل طور پر دیا ہے جو ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہو رہا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث کے پاس ہونی ضروری ہے کیونکہ ہر جگہ ایسا قصہ پیش آتا رہتا ہے۔ قیمت غالباً فی نسخہ ۸؍ ہوگی علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ (۱) دفتر اہلحدیث امرتسر۔ (۲) سکرٹری انجمن اہل حدیث سعید منزل۔ بنارس سٹی (یو۔پی)

تلاش معاش میرا ایک بھائی دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا فارغ التحصیل ہے۔ قرآن کریم واحادیث نبویہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ میں کافی طور پر عبور ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں حکیم فضل الرحیم صاحب شائق مکیریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیار پور (پنجاب) (۴؍ داخل غریب فنڈ)

احباب کرام کو اطلاع شرح ترمذی جلد رابع بالکل مکمل ہے۔ اور جید برقی پریس دہلی میں طبع ہو رہی ہے۔ انشاءاللہ بہت جلد تیار کرا کر ہدیہ ناظرین کی جاویگی۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا (عبد الرحمن مبارکپوری) مرحوم کی بعض مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ واللہ الموفق۔
حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام مبارکپور (اعظم گڈھ)

ورم گردہ اگر کوئی صاحب ورم گردہ کا علاج کر سکتے ہوں تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ (پتہ) عبد الحمید چک نمبر ۲۵۶ گ۔ ب۔ سونڈھ۔ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

ضرورت البلال کسی صاحب کے پاس اخبار البلال ہفتہ وار جو مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے زیر ادارت ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۷ء نکلتا رہا ہے۔ اس کی چھ جلدیں یا کم وبیش موجود ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ البلال کی جلدیں ہوں یا البلاغ کی۔ نیز فی جلد اندازاً کس قیمت پر فروخت کی جائے گی۔
عبد الرحمن۔ ایس۔ اے۔ مجید میٹ ایجنٹ ولنگٹن۔ نیلگری۔

یادرفتگان (۱) میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر بیس سال تھی فوت ہوگیا۔ اناللہ۔ (محمد حسن از بستی نون ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڈھ) (۲) میرے والد ماجد مولوی محمد حسن میاں صاحب جو پکے موحد اور توحید وسنت کی اشاعت کرنے والے تھے ۲ فروری کو انتقال کر گئے اناللہ۔ (عبد العزیز نمبر ۹ کوکس روڈ اڈیٹری پیمبور بارکس مدراس) (۳؍ داخل غریب فنڈ) (۳) میری ہمشیرہ صاحبہ جو گذشتہ سال حج بیت اللہ کو گئی تھیں ۲۸ جنوری کو مکہ معظمہ میں انتقال فرما گئیں اناللہ۔ (مولوی محمد اسماعیل خلف مولوی محمد امیر صاحب مرحوم بہاولپور) ناظرین مرحومین

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہندوستان کا سوراج اور اس کی تشریحیں

جب سے ہندوستان کی سیاسی اصطلاحات میں بنگالی لفظ "سوراج" داخل ہوا ہے۔ اس لفظ کی کئی ایک تشریحیں ہو چکی ہیں۔ ایک تشریح یہ ہوئی کہ حکومت اختیاری ماتحت برطانیہ حاصل ہو جیسے ہندوستانی ریاستیں۔ دوسری تشریح یہ ہوئی کہ وہ درجہ حاصل کیا جائے جو انگریزی نوآبادیات کو حاصل ہے۔ جو دیسی ریاستوں سے زیادہ ہے۔ حکومت کے وزراء نے اپنی تقریروں میں مؤخرالذکر قسم کا سوراج دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کے حصول میں جب دیر ہوئی جو ہونی چاہئے تھی تو کانگرس نے لاہور کے جلسہ میں مکمل آزادی (پورن سوراجیہ) کا اعلان کر دیا۔ یعنی ہندوستان مثل افغانستان کے مکمل طور پر آزاد رہے گا۔ یہ اعلان سنتے ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ مکمل آزادی کا اعلان کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ایسا ہونا صورت موجودہ میں محال ہے۔ باوجود اس کے وہ مکمل سوراجیہ کا اعلان اس مشہور مقولہ کی بناء پر کرتے ہیں۔ جو فارسی میں کہا گیا ہے ؎

بمرگش بگیر تا بتپ راضی شود

حکومت کے دل میں مکمل آزادی کا خیال ڈال کر سوراج قسم دوم پر راضی کرنا چاہتے تھے۔ اب جو سات سال کی شبانہ روز کوشش کے بعد اصلاحی سکیم کی آخری رپورٹ آئی جس کو خفیہ کمیٹی کی رپورٹ کہتے ہیں۔ تو اس میں آزادی مثل نوآبادیات کا ذکر تک نہیں۔ بس اسمبلی میں بھی یہی معاملہ باعث جنگ ہو رہا ہے۔ ممبران اسمبلی اسی امر کو باعث ناراضگی کہہ رہے ہیں کہ اس رپورٹ میں اس امر کا ذکر تک نہیں کہ ہندوستان کا معراج کمال نوآبادیات کی سی آزادی ہے یعنی آہستہ آہستہ آئینی جدوجہد سے ہندوستان انگریزی نوآبادیات کی طرح ماتحت برطانیہ آزاد ہو جائیگا۔ آزادی کا دینا تو الگ رہا غضب تو یہ ہے کہ اس کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے اسمبلی نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔

ہم اب بھی اسی خیال پر ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ انگلستان بقاعدہ تجارت برتاؤ کر رہا ہے اگر مشتری کی نظر اتنی تنگ ہوتی ہے تو وہ سیانا بنتا ہے مگر بائع سوا مانگتا ہے۔ دراصل دونوں ایک دوسرے کا مافی الضمیر جانتے ہیں مگر حسب عادت دونوں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اسی طرح کانگرس نے اوپر کا درجہ طلب کیا مگر دل میں درمیانہ درجہ تھا۔ انگلستان نے سب سے نچلا درجہ دیا ہے۔ غالباً دل میں درمیانہ درجہ (سوراج مثل نوآبادیات) مضمر ہے۔ اب جو ہندوستان کی منتخب اسمبلی نے درمیانہ درجہ کے ذکر کر دینے پر قناعت کی ہے تو انشاء اللہ سودا ہو جائے گا۔ بائع اور مشتری دونو گویا کہ سمجھدار بنتے ہیں۔ اس لئے معاملے ہونے میں دیر ہو گئی ورنہ اتنی دیر لگنے کی بات نہ تھی۔

دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ رعایا بالاستقلال ایک چیز کو طلب کرتی رہے۔ یہاں تک کہ مال بلکہ جان بھی اس راستے میں قربان کر دے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔ ضرور ہوتی ہے خود انگلستان جو اپنی تاریخ پر نازاں ہے وہ اسے غور سے پڑھے کہ باوجود اس کے کہ بادشاہ اور رعیت دونوں ہم قوم ہم مذہب تھے۔ تاہم بادشاہ سے اختیارات لینے میں کتنا عرصہ لگا اور کتنے مصائب بھگتنے پڑے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان اور انگلستان کے لئے انگلستان ہی کی تاریخ کافی معلم ہو سکتی ہے۔ اس کے سارے واقعات کا نچوڑ بس یہ شعر ہے ؎

تا شل خاسودہ نگردی تہ سنگ
ہرگز بکف لعل نگارے نرسی

اسی واسطے ہم سیاسی بہادروں کو کہتے ہیں ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

نالۂ بے اثر

آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی جانب سے گذشتہ ماہ جون میں ایک عرضداشت زمہ داران حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ جس میں جماعت کی مظلومی کا اظہار کر کے تحفظ نشست یا انتخاب مشترک کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس پر ایک خاص مطمح نظر والے اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ جب لیگ کی طرف سے جوابی مضمون میں واقعات عالیہ پیش کئے گئے۔ اور بتلایا گیا کہ اہل حدیثوں کو اچھوتوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے تو اس پر یاروں نے مضحکہ اڑایا اور اخباروں میں پھبتیاں سنائی گئیں۔ (دیکھو اخبار جدت مراد آباد ۸ جولائی اور زمیندار لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء) ہمارے بعض اہل حدیث کرمفرماؤں نے بھی لکھا کہ وہ زمانہ لد گیا اب اہل حدیثوں کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے۔ لاکھوں لاکھ ان کو سمجھایا گیا۔ لیکن وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ سوائے افتراق وتشتت کے سبق کے اور کوئی صورت کامیابی کی ان کی زبان سے نہیں سنی گئی۔

آج ہمارے سامنے وہ عدالتی کاغذات پڑے ہوئے ہیں۔ جسے محترم حکیم جمیل الرحمٰن صاحب نے چاڑہ سے بھیجے ہیں۔ جماعت اہل حدیث چاڑہ ضلع ہزارہ بلکہ پر احناف نے مظالم کے جو پہاڑ ڈھائے ہیں اگر وہ مفصل بیان کئے جائیں تو کلیجہ منہ کو آجائے۔

اسی طرح کیندراپاڑہ ضلع کٹک کے اہل حدیثوں کو جو تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس کی روداد ناظرین نے اخبار اہلحدیث ۴ جنوری میں پڑھ لی ہے۔

رسائل جلی۔ مختلف علمی۔ تاریخی۔ اسلامی (۲۰۰۰) مقابلہ۔ قیمت ۔۔۔

ahmadimuslim.de

گیا کے اہل حدیثوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں اُسے بھی ناظرین نے اہلحدیث یکم فروری میں ملاحظہ فرمالیا تھا کہ صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے کہ

اہل حدیث اچھوت اور ڈوم چمار کی طرح ہیں
ان کو مسجد میں ہرگز نہ آنے دو۔

اب کہاں ہیں وہ حضرات جنہوں نے اہل حدیث لیگ کے شائع کردہ واقعات کو مبالغہ پر محمول کیا تھا۔

کہاں گئے گیا کے ڈاکٹر عظیم الدین صاحب اہلحدیث؟ جنہوں نے ہسپتال کے بند کمرہ میں لیگ کے صدر پر ملامت کا ووٹ پاس کیا تھا۔ (انقلاب ۲۹ جون ۱۹۳۴ء)

کدھر ہیں ہمارے محترم ڈاکٹر قریشی صاحب؟ جنہوں نے لکھا تھا کہ اب اہل حدیثوں کو کوئی بھی نہیں ستاتا ہے۔ لہذا اہل حدیث لیگ کو اپنے خیالات سے باز آجانا چاہیئے۔

کس گوشہ میں ہیں خیری صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی تجویز کو دوغلاپن فرمایا تھا۔ (انقلاب ۱۰ جولائی)

کس شغل میں ہیں اخبار انقلاب کے فاضل اڈیٹر صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی مخالفت میں ہاتھی کے کان برابر مضامین لکھے تھے۔ ذرا گیا کے احناف سے دریافت کریں، کیندرپاڑہ کے حنفیوں سے باز پرس کریں، چاڑہ کے مفسدین سے سوال کریں کہ ؎

یہ ظلم آرائیاں کب تک یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ لطف اُن کو دکھائیگا غریب خستہ جاں کب تک
یہ جوش انگیزیِ طوفان بیداد و بلا تا کے؟
یہ لطف اندوزیِ ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک؟

کیا اسمبلی کے اہل حدیث ممبر جناب مولوی عبداللہ الباقی دیناجپوری، مظالم مذکورہ بالا پر اسمبلی میں کچھ سوالات فرمائینگے؟ یا ہمیشہ کی طرح ہمارا نالہ بے اثر ہی رہے گا؟ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پر نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

عرض گذار احمد سعید سکرٹری اہل حدیث لیگ انبارس

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کا
تیسرا سالانہ عظیم الشان اجلاس

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری ۱۹۳۵ء بروز جمعہ-ہفتہ-اتوار مقام محمد علی پارک میں منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مایہ ناز علمائے کرام خصوصاً جناب مکرم حضرت مولنا ابوالکلام صاحب آزاد۔ صاحب فضیلۃ جمال پاشا صاحب الغزی۔ شیر پنجاب فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ سیف الملت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبیدالرحمن صاحب عمرپوری۔ حضرت مولانا عبدالجبیر صاحب صادقپوری (پٹنہ) مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ و دیگر حضرات علمائے کرام اپنی اپنی دینی و علمی تقاریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمادیں گے۔

امید ہے برادران اسلام و شیدایان توحید شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

نوٹ:- داخلہ مفت ہوگا۔

آپ کا خادم:- محمد صدیق سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی ۲۲ بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ

پھلوں کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کی کاشت اور انہیں مدت تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائیں گے۔

(۱) یکم سے ۱۰ مارچ ۳۵ء تک پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب۔

(۲) ۱۱ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک اُن اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں۔ دو ہفتہ نصاب۔

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کی حفاظت (ڈبوں اور بوتلوں میں بند کرنے) سبزیوں کے خشک کرنے۔ ٹماٹر کی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے۔ لیموں کی رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر شیرہ چڑھانے کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹریکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو جولائی ۱۹۳۴ء کے پہلے نصاب میں شامل ہوچکے ہوں تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کرسکیں۔

پھلوں کی کاشت کے متعلق دو ہفتہ نصاب اُن عام امور سے تعلق رکھتا ہے جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کر رہا ہو۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ مختلف پھلدار درختوں کے لئے زمین کی موزونیت۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کھاد۔ آبپاشی۔ کاشت۔ ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔ قلم تراشی۔ پھلوں کو چننا اور انہیں بکسوں میں بند کرنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اس کے علاوہ شگوفے پھوٹنے۔ پیوند لگانے۔ شاخیں چھانٹنے اور زمین وغیرہ تیار کرنے اور ذخیرے میں پود تیار کرنے کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہیں یا جو باغ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ امر کہ کس زبان میں تعلیم دی جائے اُن اشخاص پر منحصر ہوگا جو جماعت میں داخل ہوں۔ ہر دو نصاب میں طلبہ کی ایک محدود تعداد لی جائیگی۔ پنجابی طلبہ سے ۵ روپے اور باہر کے طلبہ سے ۱۰ روپے فی نصاب فیس لی جائیگی طلبہ کو اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

داخلہ کیلئے درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق ۱۸ فروری ۳۵ء تک۔ دوسرے نصاب کے متعلق یکم مارچ ۳۵ء تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے نام

ahmadimuslim.de

دھوکہ سے بچیں!

کوی ونودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کردیں۔ اور کیئوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب "دوائیں" معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ "امرت دھارا" کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خریدئیے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) نصف ایک روپیہ چار آنے (عہ/) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم وباسمتی ایک سالہ و دو سالہ، ڈیرہ دون و صواٹ، منگرہ، تھوک و (پرچون ایک بوری تک) صابون وکریانہ، یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ ودالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین ومحرم کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سوار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر ہر شخص کو مفت روانہ کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۳۰۹)

شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کھمباہت "کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کرچکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ نوازش ہوگی۔" (۱۲ دسمبر ۳۴ء)

جناب یو ٹیک صاحب مانڈلے۔ "جس مریض کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی تھی اُس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی۔ پی روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے فوائد سے مطلع کررہا ہوں۔" (۱۹ دسمبر ۳۴ء)

(ترجمہ انگریزی چٹھی) (ملنے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۳۱۶)

تمام دنیا میں بےمثل
سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ
چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔ ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل
مشکوۃ مترجم و محشی
اُردو کا ہدیہ
سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اُردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شرح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے۔ کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

پانچسو روپے کا نقد انعام ۴/۱۲

طلائے نو ایجاد رجسٹرڈ
ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اس کو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ۳/۸

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

لقمان الحکمت فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ صاحب کی معرکۃ الآرا ایجاد ۱/۱۴

فاضل مکمل بکس مردمی

یعنی کمزوری اور ناطاقتی کا واحد علاج۔ بجلو قین کے لئے اکسیر صفت دوا ہے۔ قوت مردانہ کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ اس کی خوردنی ادویات مقوی دل و دماغ جگر ہیں۔ قوت منعم اور خون کو طاقت دیتی ہیں۔ مادہ تولید کے نقص کی اصلاح کرتی ہیں۔ قیمت ۱/۱۴

نوٹ:۔ بکس مذکور کے خریدار کو رسالہ طب و جراحت سال بھر مفت بھیجا جائے گا۔

منیجر دواخانہ فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ چوک لوگڑھ امرتسر

اکسیر ہاضمہ ۱/۴

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے اور بیماریوں سے نجات ملے، ہمیشہ تندرست رہیں، دل خوش رہے، چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا ہو تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا۔ ایک روپیہ

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو اکسیر موتی دانت کا استعمال فی الفور شروع کر دیں۔ دانتوں کی میل کچیل، بدمزگی، ہلنا وغیرہ دُور ہو کر دانت فولاد کی طرح مضبوط اور موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ اور منہ سے پھولوں کی سی مہک پیدا ہوتی ہے۔ جس سے طبیعت بہت ہی بشاش ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ جو ۶ ماہ کیلئے کافی ہے۔ صرف ۸/

(منگانے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ
کوچہ جتاں ۳۰۸/۹ امرتسر

کفر توڑ } مصنفہ غازی محمود (دھرمپال) لدھانوی۔ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶/

شدھی توڑ } مصنفہ موصوف۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۳/

تحفۃ الہند } مع کتھا سلوئی۔ مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب پچاسوں مرتبہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/

ثبوت قربانی گاؤ } مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمرپوری۔ اس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا کے دو حصے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ صرف چھ آنے (۶/)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

در تردید قادیانی مشن

(تصانیف مولٰنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری)

الہامات مرزا } اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

مرقع قادیانی } اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۳ر

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ اس میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا } مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

فاتح قادیان } جس میں لودہانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان وسرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیت اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (مرزائیہ) لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیلستان مرزا } مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸ر

شہادات مرزا } (ملقب بہ "عشرہ مرزائیہ") جس میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعود کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثہ۔ دربارہ حیات مسیحؑ۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے مرزائی قادیانی۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان } ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱ر

نکات مرزا } مرزائے قادیانی ومولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ تاکہ ان دونوں ہستیوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴ر

محمد قادیانی } مرزائے قادیانی کا دعوئے تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے کی تردید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے کہ وہ ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا } (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے یہ مختصر مگر جامع رسالہ ہے۔ جو کہ مع جواب الجواب شائع ہوا ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ ۶ر

فیصلہ مرزا } (عربی واُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل ومدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ (۳۱۱)
عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے چھپوائی وکاغذ بہت اعلےٰ۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر

عجائبات مرزا } جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور میرزا } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کی پیروی کی ہے۔ قابلدید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تصانیف دیگر مصنفین

شہادت القرآن } مصنفہ مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ دربارہ حیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اس کتاب میں

قادیانی توہمات دربارہ وفات مسیح ھباءً منثورا ثابت کرکے قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ کمل ۲/۴

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

المسیح الموعود } یعنی مسئلہ حیات مسیح یا یوں کہئے کہ مسیح موعود کے بارے میں جو زبردست اختلاف اہل اسلام میں واقع ہے اس کے انسداد کے لئے مفصل بحث مدلل بدلائل قرآنیہ وحدیثیہ واجماعیہ وقیاسیہ بنظر احقاق حق وابطال باطل اس کتاب میں موجود ہے۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا عجب پیرائے میں دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً ونقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس ضخیم کتاب میں مولوی صاحب موصوف نے مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ معلومات کا ذخیرہ ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ ضخامت حصہ اول ۴۰۶ صفحات۔ ضخامت حصہ دوم ۶۵۰ صفحات۔ قیمت حصہ اول صرف عہ۔ حصہ دوم عہ سائز ۲۲x۲۹ کتابت طباعت اعلیٰ

حقیقۃ المسیح } اس رسالہ میں مسیح صادق کی علامات بہت عمدہ پیرایہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

سودائے مرزا } مصنفہ حکیم محمد علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ نبی تھے نہ مجدد بلکہ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ لہذا ان کے کل الہامات اور دعاوی اسی مرض کا نتیجہ تھے۔ قیمت ۴ر

نشان حج اور میرزا } مصنفہ حکیم محمد عبدالرحمن صاحب خلیق۔ یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی اور بالکل نرالی ہے۔ گویا ایک قادیانیت شکن حربہ ہے۔ جس کی متحمل مرزائیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس میں نشانات مسیح موعود کے علاوہ نشان حج پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور مرزائیوں کے دس عذرات کے دندان شکن جوابات درج ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں مرزا صاحب کی شرعی حیثیت سے تخصیص کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

حالات مرزا } (یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت) جسمیں قرآن وحدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ نبوت کی احسن پیرایہ میں تردید کرکے ختم نبوت کے مسئلہ۔ حیات وممات وولادت مسیح پر بحث کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵ر مؤلفہ ابو محمد اسحاق امرتسری

عشرہ کاملہ } مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں دس فصلیں ہیں اور ہر فصل دس دلائل پر مشتمل ہے۔ گویا پورے سو دلائل سے نہایت سادہ اور عام فہم پیرایہ میں مذہب قادیانی کی حقیقت کو اسی مذہب کی کتب وتحریرات سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تحقیق لاثانی } یعنی محاکمہ بر پیشگوئی نکاح آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں مرزا صاحب کے الہاموں صاف وصریح اقراروں اور خود ان کے تسلیم کردہ معیاروں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی تعلیم اور ان کے عقائد شریعت حقہ کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر

بارقہ ضیغمیہ } اس میں قادیانیوں کے شائع کردہ رسالہ یعنی "تفہیمات ربانیہ" بجواب عشرہ کاملہ پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ فرقہ قادیانیہ حق وصداقت سے کس قدر دور ہے۔ ۲ر

غائت المرام } اس رسالہ میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم نے مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

تائید الاسلام } اس کتاب میں بھی قاضی صاحب موصوف نے مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶ر (غائت المرام کا دوسرا حصہ)

(ملنے کا پتہ) **دفتر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

تفسیر ثنائی اردو

جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور نکات کی خوش اسلوبیوں کے باعث عوام میں جسقدر مقبولیت حاصل کر چکی ہے اسکی تعریف میں یہ آپ ہی شہادت دے سکتی ہے۔ شروع تفسیر سے اخیر تک جب تک تمام کی تمام نہ پڑھ لی جائے کسی پہلو چین نہیں پڑتا۔ کیونکہ اسکی خاص خوبی یہ ہے کہ ایک کالم میں آیات قرآن مجید مع ترجمہ ہیں دوسرے کالم میں تفسیر ہے اور نیچے شان نزول وحواشی درج ہیں۔ اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ فی جلد ۲/۴ ۔ مکمل سٹ ۱۲ روپیہ۔ محصول علیحدہ ہوگا۔ جلد ششم نمبر ۱ زیر طبع ہے۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمن ۔ (عربی) از مولانا ثناء اللہ صاحب ۔ قیمت صرف للعہ ۔ پتہ ۔ منیجر اہلحدیث